بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الجماعۃ القدیمۃ

## بجواب

# الفرقۃ الجدیدۃ

مصنفہ
مسعود احمدؒ
بی، ایس سی
امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

کتابت ـــــــ عبدالحفیظ خوشنویس

اشاعت ـــــــ ۲

سالِ طباعت ـــــــ ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۰۰۲ء

تعداد ـــــــ ایک ہزار


مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ بلاک جی نارتھ ناظم آباد، کراچی ۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الجماعۃ القدیمۃ بجواب الفرقۃ الجدیدۃ

## تمہید

جب کتاب " الفرقۃ الجدیدۃ " مصنفہ عبداللہ دامانوی صاحب نظر سے گزری تو میں نے اس کے مندرجات پر اپنے دروس میں تبصرہ کیا۔ میں نے اپنے تبصروں میں بتایا کہ یہ کتاب درحقیقت ہمارے خلاف نہیں بلکہ ہمارے موافق ہے۔ یہ ہمارا علمی محاسبہ نہیں بلکہ اس کے مصنف کا خود اپنا علمی محاسبہ ہے۔ قارئینِ کرام پڑھ کر خود فیصلہ کر لیں گے کہ اس کتاب میں لفاظی، دشنام طرازی اور الزام تراشی کے سوا کچھ نہیں۔ حقائق کو مسخ کیا گیا ہے۔ اقوال الرجال کو دلائل کی حیثیت سے پیش کر کے اس کو نام نہاد علمی محاسبہ کا نام دیا گیا ہے، جگہ جگہ جماعت المسلمین کی تائید کی گئی ہے لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ اس کتاب کا تحریری جواب دینے کی ضرورت نہیں، دوسرے یہ کہ ایسے لایعنی محاسبوں کے جواب دینے کی فرصت کسے ہے۔ یہ کام تو وہی کر سکتا ہے جس کے پاس فاضل وقت ہو اور وہ اس وقت کو کام میں لانے کے لئے کوئی مفید کام نہ کر سکے تو غیر مفید کام ہی سے اپنے وقت کو کام میں لا کر اپنا دل بہلائے اور شہرت حاصل کرے۔

چند دن ہوئے کہ عبدالمالک صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ پروفیسر

محمد یامین صاحب نے ان سے "الفرقۃ الجدیدۃ" کا نام لے کر یہ تاثر دیا کہ اس کتاب نے جماعت المسلمین کی کمر توڑ دی ہے۔ جماعت المسلمین اس کتاب کا جواب دینے سے عاجز ہے اور یہ کتاب اب تک لاجواب چلی آرہی ہے۔ یامین صاحب کے ان تاثرات نے مجھے چونکا دیا اور میں سمجھ گیا کہ ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو ہر چیز کو ایک خاص رنگ کی عینک سے دیکھنے کے عادی ہیں یا اگر عادی نہیں ہیں تو جان بوجھ کر دوسرے کو نیچا دکھانے یا بدنام کرنے کے لئے غیر اہم چیز کو اہم چیز قرار دیتے ہیں اور شکست کو فتح ظاہر کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ الغرض میں نے فیصلہ کیا کہ اس کا مختصر جواب دے ہی دوں۔ "الجماعۃ القدیمۃ" عبداللہ دامانوی صاحب کی کتاب کا مختصر اور جامع جواب ہے۔

الحمدللہ جماعت المسلمین ترقی کر رہی ہے اور انشاء اللہ العزیز ترقی کرتی رہے گی۔ البتہ جماعت المسلمین کی ترقی سے جو مخالفین بوکھلا گئے ہیں وہ اس کی ترقی کو الزامات لگا کر روکنے کی کوشش میں مصروف ہیں لیکن انشاء اللہ العزیز وہ دن دور نہیں جس دن وہ اپنی مخالفانہ سرگرمیوں پر نادم ہوں گے۔

نوٹ:۔ کتاب الفرقۃ الجدیدۃ کا مقدمہ محمد زبیر علی صاحب نے لکھا ہے۔

خادم الاسلام والمسلمین
مسعود احمد

# الجماعۃ القدیمۃ بجواب الفرقۃ الجدیدۃ

**غلط فہمی** مقدمۂ کتاب میں محمد زبیر علی صاحب لکھتے ہیں :۔

"یہ نوزائیدہ فرقہ اپنے علاوہ تمام مسلمین کو گمراہ سمجھتا ہے" (الفرقۃ الجدیدۃ ص۶)

**ازالہ** ہم مسلمین کو گمراہ نہیں سمجھتے۔ یہ بہتان ہے۔

**غلط فہمی** زبیر صاحب لکھتے ہیں :۔

یہ فرقہ محدثین (اہل الحدیث) کا سخت دشمن ہے۔ (الفرقۃ الجدیدۃ ص۶)

**ازالہ** هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ۔ ہم محدثین سے بے حد محبت کرتے ہیں اور ان کا بہت احترام کرتے ہیں۔

**غلط فہمی** محمد زبیر علی صاحب لکھتے ہیں :۔

کراچی کے ایک نوزائیدہ فرقہ نے کافی عرصہ سے اہل الحدیث والآثار کے خلاف تکفیر و تبدیع اور طعن و تشنیع کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ (الفرقۃ الجدیدۃ ص۷)

**ازالہ** ہم نے کسی کو کافر نہیں کہا۔ یہ ہم پر بہتان ہے۔ زبیر صاحب ہماری تحریر پیش کریں۔

**قولہ** زبیر صاحب لکھتے ہیں :

محدثین کی جماعت کو اہل حدیث کہا جاتا ہے (ص۸)

**جواب** ہم بھی محدثین کو اہل الحدیث کہتے ہیں۔ زبیر صاحب کا مذکورہ بالا قول ہماری تائید ہے نہ کہ تردید۔

**قولہ** زبیر صاحب لکھتے ہیں :۔

آج تک کسی مسلم عالم نے اس بات کا انکار نہیں کیا کہ "اہل الحدیث سے مراد محدثین کی جماعت ہے۔" (ص۴)

جواب | یہ بھی ہماری تائید ہے۔ ہم بھی اہل الحدیث سے محدثین ہی مراد لیتے ہیں۔

غلط فہمی | زبیر صاحب لکھتے ہیں :-

ایک روایت میں ہے کہ : میری امت کا ایک طائفہ یعنی گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا۔ (ص۴)

آگے لکھتے ہیں : "یہ برتری دلائل کے ساتھ ہوگی۔" (ص۴)

ازالہ | زبیر صاحب ، حدیث میں تو دلائل کا لفظ نہیں ہے۔ حدیث میں تو یہ الفاظ ہیں :-

(۱) يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (صحیح مسلم عن جابر بن سمرہؓ) مسلمین کی ایک جماعت دین کے لئے لڑتی رہے گی۔

(۲) يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (صحیح مسلم عن معاویہؓ) قیامت تک حق کے لئے لڑتے رہیں گے (اور) اپنے دشمن پر غالب رہیں گے۔

(۳) يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ (صحیح مسلم عن جابر بن عبداللہؓ) حق کے لئے جنگ کرتے رہیں گے۔

(۴) يُقَاتِلُوْنَ عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّهِمْ (صحیح مسلم عن عقبہؓ) اللہ کے دین کے لئے لڑتے رہیں گے، اپنے دشمن پر قاہر رہیں گے۔

زبیر صاحب جنگ و جدال کو آپ نے دلائل میں تبدیل کر دیا۔ ہماری مخالفت سے اگر آپ کو ڈر نہیں لگتا تو تحریف معنوی کے انجام سے تو ڈریئے۔

زبیر صاحب ہمیں آپ کی مجبوری کا بھی علم ہے ، آپ تحریف معنوی نہ کریں

تو آخر آپ کیا کریں ۔ حدیث کی زد سے اپنے آپ کو بچانے کی آپ کے پاس یہی ایک صورت ہے ۔

قولہ | زبیر صاحب لکھتے ہیں :۔

امام مسلم نے بھی محدثین کو اہلحدیث کہا (ص۷)

جواب | ہم بھی یہی کہتے ہیں۔ یہ ہماری تائید ہے ۔ بلاشبہ محدثین ہی اہلحدیث تھے۔

قولہ | زبیر صاحب لکھتے ہیں :۔

طائفہ منصورہ والی حدیث کا مصداق اصحاب الحدیث ، اہل العلم ، اہلحدیث ہیں (یعنی محدثین ہیں) (ص۸)

جواب | زبیر صاحب یہ آپ کیا لکھ رہے ہیں ۔ محدثین مثلاً امام بخاریؒ ، امام مسلم ، امام ابوداؤد وغیرہ نے کہاں اور کب جنگ کی ۔؟

قولہ | زبیر صاحب لکھتے ہیں :۔

مسعود صاحب کے نزدیک حافظ ابن حجر رحمہ اللہ دین اسلام سے خارج ہیں (ص۹)

جواب | یہ ہم پر الزام ہے ۔ کتاب کا حوالہ دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کتاب کا مصنف بھی کسی خاص فرقہ سے تعلق رکھتا ہے ۔

قولہ | زبیر صاحب لکھتے ہیں :۔

اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ ہمارا ذاتی نام مسلم ہی ہے ۔ (ص۱۰)

جواب | یہ ہماری تائید ہے ۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں ۔ فللہ الحمد ۔

قولہ | زبیر صاحب لکھتے ہیں :۔

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ مسلمین کے اور بھی بہت سے (صفاتی) نام ہیں۔
(صـ۱۱)

جواب ہماری بحث صفاتی نام سے نہیں۔ صفاتی نام ذاتی نام نہیں بن سکتے۔ ہمارا دعویٰ اچھی طرح سن لیجئے اور وہ یہ ہے :- کسی صفتی نام کو فرقہ وارانہ امتیازی نام کی حیثیت دینا نئے فرقے کو جنم دینا ہے، ہم تو فرقہ وارانہ امتیازی نام کی مخالفت کرتے ہیں۔ عالم کو عالم کہا جاسکتا ہے لیکن وہ اس کا ذاتی و امتیازی نام نہیں بن سکتا۔

قولہ فرقہ مسعودیہ والے انتہائی دیدہ دلیری کے ساتھ محدثین کی تکفیر کر رہے ہیں (صـ۱۴)

جواب یہ بہتان عظیم ہے۔

قولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَادْعُوا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِی سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ (صـ۱۵)

ترجمہ :- پس پکارو اس اللہ کی پکار کے ساتھ جس نے تمہارا نام مسلمین۔ مؤمنین۔ عباد اللہ رکھا ہے (صـ۱۵)

جواب یہ ترجمہ کس طرح صحیح ہوسکتا ہے جبکہ قرآن مجید میں صرف "هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (الحج - ۷۸) ہے۔ قرآن مجید میں کہیں بھی هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ " یا " هُوَ سَمّٰكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ " نہیں ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ان ناموں سے اللہ تعالیٰ نے پکارا ہے، یہ مسلمین کے صفاتی نام ہیں تو بحث صفاتی نام کی نہیں ہے۔ ذاتی نام کی بحث ہے۔ معاملہ کو الجھا کیوں رہے ہیں۔ مزید برآں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صفاتی نام یا القاب بھی وہی ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ الغرض آپ کا نام اس لحاظ سے

بھی غلط ہوا کیونکہ یہ نام نہ اللہ تعالےٰ نے رکھا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے۔ آپ کو چاہیئے کہ اس حدیث کی روشنی میں اپنے مذہبی نام کو کالعدم کر دیں۔ یہ حدیث تو ہماری تائید کرتی ہے نہ کہ آپ کی۔

قولہ | زبیر صاحب لکھتے ہیں :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... میری امت دو فرقے ہو جائے گی اور ان کے درمیان ایک نکلنے والی جماعت نکلے گی (یعنی مارقہ) اس مارقہ کو (دونوں فرقوں میں سے) جو حق سے زیادہ قریب ہو گا قتل کرے گا۔ (ص ۱۶)

جواب | اس حدیث کو بلا وجہ پیش کیا گیا ہے۔ اِن دو فرقوں کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کے قریب فرمایا تھا لہٰذا وہ حق پر تھے۔ کیا وہ ۷۲ فرقے بھی حق پر ہیں جن کے متعلق فرمایا تھا "سب دوزخی ہیں"۔ اگر نہیں تو مذکورہ بالا حدیث کو پیش کرنا لایعنی ہے۔ ان دونوں احادیث میں کیا مناسبت ہے۔

اچھا یہ بتلایئے لغوی اعتبار سے "فرقہ" اور شرعی اعتبار سے "فرقہ" میں فرق ہے یا نہیں۔ آپ کی پیش کردہ حدیث میں فرقہ کا لفظ اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے، شرعی معنی میں استعمال نہیں ہوا۔ آپ کی پیش کردہ حدیث میں جن دو فرقوں کا ذکر ہے کیا ان کے علیحدہ علیحدہ مذاہب اور مسالک تھے۔ اگر نہیں تھے تو وہ دینی فرقے نہیں تھے۔ انتظامی امور میں اختلاف سے دو گروہ عارضی طور پر وجود میں آ گئے تھے اور وہ بالآخر ختم ہو گئے۔ کیا آپ بھی اپنے فرقوں کو اس حدیث کی روشنی میں ختم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر نہیں تو یہ حدیث آپ کے خلاف ہے اور ہمارے موافق۔

قولہ زبیر صاحب لکھتے ہیں :۔

امت کا ایک طائفہ (یعنی اہل حق کی جماعت) قیامت تک ہمیشہ بغیر انقطاع باقی رہے گا (ص۱۶)

جواب اس طائفہ کی خصوصیات ص۶ پر بیان ہو چکی ہیں یعنی وہ طائفہ حق کے لئے لڑتا رہے گا، لوگوں پر غالب ہوگا، دشمن پر قاہر ہوگا۔ زبیر صاحب مہربانی کر کے بتایئے کہ وہ طائفہ آجکل کہاں لڑ رہا ہے اور کون سے دشمن پر غالب اور قاہر ہے۔

قولہ زبیر صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت ہے کہ اگر اس وقت زمین میں کوئی اللہ کا خلیفہ ہو تو " فالزمہ " اس کو لازم پکڑو (ص۱۷)

جواب صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں :۔

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ وَإِمَامَهُمْ

تو اب یہ بتایئے کہ آپ نے مسند امام احمد کے حوالہ سے جو الفاظ لکھے ہیں وہ صحیح ہیں یا وہ الفاظ صحیح ہیں جو متفق علیہ روایت میں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے الفاظ فرمائے تھے۔ حدیث تو ایک ہی ہے تو پھر الفاظ بھی ایک ہی ہونے چاہیئے تھے۔ کیا جو حدیث ساتوں درجوں میں سے کسی درجہ میں بھی صحیح نہ ہو اس کے ذریعہ آپ محض اپنے مطلب کی خاطر صحیحین کی حدیث کو مضطرب المتن بنا رہے ہیں۔

قولہ زبیر صاحب لکھتے ہیں :۔

اہل الحدیث کا نام ان کے نزدیک بدعت ہوا لہذا بخاری وغیرہ بدعتی ٹھہرے (ص۱۸)

جواب | امام بخاریؒ نے اہل الحدیث کا لفظ محدثین کے لئے استعمال کیا ہے، کسی فرقہ وارانہ گروہ کے لئے استعمال نہیں کیا لہٰذا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بدعتی نہیں ہوئے۔

قولہ | عبداللہ صاحب لکھتے ہیں :۔

اس جماعت کا لٹریچر اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ اس میں عموماً احادیث صحیحہ کا التزام کیا گیا ہے اور یہ لٹریچر حقیقتاً عوام الناس کے لئے بہت مفید ہے (ص ۲۲)

جواب | یہ ہماری تائید ہے۔

قولہ | عبداللہ صاحب لکھتے ہیں :۔

موصوف خود بھی جماعت المسلمین سے اسلامی حکومت ہی مراد لیتے ہیں چنانچہ انہوں نے منہاج المسلمین میں خلافت کے ضمن میں ایک عنوان جماعت المسلمین کا بھی قائم کیا ہے (ص ۲۶)

جواب | ہماری منشاء کے خلاف ہماری تحریر کے معنی کرنا زیادتی ہے ہمارے مضمون کا پورا عنوان یہ ہے :۔

خلافت اور اس کے متعلقات

جماعت المسلمین کا قیام یقیناً خلافت کے متعلقات میں سے ہے کیونکہ جماعت المسلمین ہی خلافت کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

قولہ | عبداللہ صاحب لکھتے ہیں :۔

امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے اب یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ موصوف کو جماعت المسلمین کا امام کس نے بنایا (ص ۲۹)

جواب | عبداللہ صاحب آپ کیوں قارئین کو دھوکا دے رہے ہیں۔ جہاں

ہم نے یہ لکھا ہے کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہاں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ امام سے مراد وہ امام نہیں جو امیر یا حکمراں ہو بلکہ
امام سے مراد وہ امام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے منصب امامت پر سرفراز فرمایا ہو، جس کا ہر حکم واجب الاتباع ہو، جس کا ہر فقرہ ضابطۂ حیات ہو، جس کا ہر فعل مشعل ہدایت ہو وغیرہ وغیرہ۔

قولہ عبداللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔
ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے دعاء مانگی تھی کہ اے اللہ تو ہمیں اپنا مسلم (اطاعت گزار) بنا دے (صفحہ ۳۰)

جواب ترجمہ صحیح نہیں ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دعاء کرتے وقت وہ مسلم نہیں تھے اور یہ سراسر باطل ہے۔
صحیح ترجمہ یہ ہے کہ " اے ہمارے رب، ہمیں اپنا مسلم بنائے رکھ یعنی ہمیں توفیق دے کہ ہم آئندہ بھی تیرے مسلم رہیں۔"
قرآن مجید اور احادیث نبوی کا صحیح ترجمہ معلوم کرنے کے لئے جماعت المسلمین کی طرف رجوع کیا کیجئے۔ یہ ہماری چیزیں ہیں اور ہم ہی ان کا صحیح مطلب جانتے ہیں۔

قولہ عبداللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔
ایک طرف تو موصوف کسی کو مسلم ماننے کے لئے تیار نہیں اور دوسری طرف ایک غیر اسلامی حکومت سے اپنے آپ کو رجسٹرڈ بھی کروالیا (صفحہ ۳۰)

جواب عبداللہ صاحب کیا آپ ثابت کرسکتے ہیں کہ غیر اسلامی حکومت سے رجسٹرڈ کرانا حرام ہے۔ حکومت نے اعلان کیا کہ رجسٹرڈ جماعتوں کو زمین دی جائے گی۔ ہم نے ان کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرا دیا اور زمین خرید لی۔ اس میں

کوئی قباحت نہیں۔

اچھا عبداللہ صاحب یہ بتایئے نبی کا کسی غیر مسلم حکومت کا وزیر بننا کیسا ہے یا کسی عالم کا سکھ حکومت کا جج بننا کیسا ہے؟

قولہ| عبداللہ صاحب لکھتے ہیں :-

موصوف کی جماعت کا نام جماعت المسلمین عربی قواعد کے لحاظ سے بھی غلط ہے کیونکہ عربی میں جماعۃ چھوٹی تاء، تاءِ مدورہ یا تاءِ مدودہ کے ساتھ استعمال ہوتی ہے (ص۳۱)

جواب| عبداللہ صاحب بڑی تا اردو زبان میں تو استعمال ہوتی ہے لہٰذا اردو زبان میں ہم نے اپنا نام صحیح لکھا ہے۔ آپ بتایئے اگر انگریزی زبان میں جماعت لکھا جائے تو آپ T استعمال کریں گے یا ۃ استعمال کریں گے۔ اگر انگریزی میں T سے لکھنا صحیح ہے تو اردو میں ت سے لکھنا صحیح ہے۔ ہم جب عربی زبان میں، جماعت لکھتے ہیں تو جماعۃ ہی لکھتے ہیں۔ فرمایئے کیا اعتراض ہے؟

عربی زبان میں ۃ کی جگہ ت بھی استعمال ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ ۃ کی جگہ ت استعمال ہوتی ہے۔ ہم ذیل میں ان مقامات کی نشاندہی کرتے ہیں جہاں ۃ کی جگہ ت استعمال ہوتی ہے۔

۱۔ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ (دخان۔۴۳) ۲۔ اِمْرَاَتُ الْعَزِیْزِ (یوسف۔۵۱)

۳۔ اِمْرَاَتُ فِرْعَوْنَ (قصص۔۹) ۴۔ اِمْرَاَتَ نُوْحٍ (تحریم۔۱۰)

۵۔ اِمْرَاَتَ لُوْطٍ (تحریم۔۱۰) ۶۔ اِمْرَاَتَ فِرْعَوْنَ (تحریم۔۱۱)

۷۔ رَحْمَتَ اللّٰهِ (اعراف۔۵۶) ۸۔ رَحْمَتُ اللّٰهِ (ہود۔۷۳)

۹۔ رَحْمَتِ اللّٰهِ (روم۔۵۰) ۱۰۔ رَحْمَتَ رَبِّكَ (زخرف۔۳۲)

۱۱۔ رَحْمَتُ رَبِّكَ (زخرف۔۳۲) ۱۲۔ رَحْمَتَ اللّٰهِ (بقرہ۔۲۱۸)

۱۳۔ رَحْمَتِ رَبِّكَ (مریم ـ ۲) ۱۴۔ لَعْنَتَ اللهِ (ہود ـ ۷)
۱۵۔ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ (طور ـ ۲۹) ۱۶۔ بِنِعْمَتِ اللهِ (لقمٰن ـ ۳۱)
۱۷۔ نِعْمَتَ اللهِ (فاطر ـ ۳) ۱۸۔ نِعْمَتَ اللهِ (ابراہیم ـ ۲۸)
۱۹۔ نِعْمَتَ اللهِ (ابراہیم ـ ۳۴) ۲۰۔ نِعْمَتَ اللهِ (ال عمران ـ ۱۰۳)
۲۱۔ نِعْمَتَ اللهِ (بقرہ ـ ۲۳۱) ۲۲۔ بِنِعْمَتِ اللهِ (نحل ـ ۷۲)
۲۳۔ نِعْمَتَ اللهِ (نحل ـ ۱۱۴) ۲۴۔ نِعْمَتَ اللهِ (نحل ـ ۸۳)
۲۵۔ نِعْمَتَ اللهِ (مائدۃ ـ ۱۱) ۲۶۔ فِطْرَتَ اللهِ (روم ـ ۳۰)
۲۷۔ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ (مجادلہ ـ ۸) ۲۸۔ كَلِمَتُ رَبِّكَ (انعام ـ ۱۱۶)
۲۹۔ كَلِمَتُ رَبِّكَ (اعراف ـ ۱۳۷) ۳۰۔ كَلِمَتُ رَبِّكَ (یونس ـ ۹۶)
۳۱۔ كَلِمَتُ رَبِّكَ (مؤمن ـ ۶) ۳۲۔ مَرْضَاتِ اللهِ (نساء ـ ۱۱۴)
۳۳۔ مَرْضَاتِ اللهِ (بقرہ ـ ۲۶۵) ۳۴۔ بَيِّنَتٍ (فاطر ـ ۴۰)

قولہ | عبداللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔

عربی زبان کا مرکب (مرکب اضافی) استعمال کرتے ہوئے اگر کوئی اس چھوٹی تاء کی جگہ بڑی تاء لکھ دے تو اس طرح یہ نام عربی قواعد کے لحاظ سے غلط ہوگا (ص ۳۱)

جواب | مندرجہ بالا فہرست میں ۳۳ جگہ مرکب اضافی استعمال ہوا ہے تو اب عبداللہ صاحب بتائیں کہ مرکب اضافی کا قاعدہ جو انہوں نے تحریر فرمایا ہے کس حد تک صحیح ہے۔

قولہ | عبداللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔

اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ ہمارا ذاتی نام مسلم ہی ہے۔ (ص ۳۴)

**جواب** یہ ہماری تائید ہے۔

**قولہ** عبداللہ صاحب ایک حدیث کا ترجمہ لکھتے ہیں :۔

پس تم مسلمین کو ان کے ان ناموں کے ساتھ پکارو کہ جو نام اللہ عزوجل نے ان کے رکھے ہیں (ص۴۹)

**جواب** یہ ہماری تائید ہے۔ اہل حدیث نام تو اللہ تعالےٰ نے نہیں رکھا پھر آپ اس حدیث کی خلاف ورزی کیوں کرتے ہیں؟

**قولہ** ص۴۹ پر انہوں نے ایک حدیث کے مختلف اسناد سے آئے ہوئے مختلف الفاظ نقل کئے ہیں اور مختلف ناموں کے جواز پر استدلال کیا ہے۔

**جواب** عبداللہ صاحب یہ بتایئے اگر ایک ہی حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہو تو وہ مضطرب المتن ہوگی یا نہیں اور کیا مضطرب المتن حدیث متناً ضعیف نہیں ہوتی؟

عبداللہ صاحب یہ بتایئے کہ یہ مختلف الفاظ جو مختلف سندوں سے مروی ہیں ان میں سے کس سند کے الفاظ حقیقتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ عبداللہ صاحب آپ ہرگز نہیں بتا سکیں گے تو پھر ایسی حدیث پیش کرنے سے کیا فائدہ؟

**قولہ** عبداللہ صاحب نے ص۴۶ سے ص۸۲ تک صفاتی نام تحریر کئے ہیں۔

**جواب** عبداللہ صاحب ہمیں صفاتی ناموں سے بحث نہیں۔ ہماری بحث تو ذاتی نام سے ہے اور وہ آپ تسلیم کر چکے ہیں کہ مسلم ہے۔

ہمارا اعتراض تو فرقہ وارانہ امتیازی نام پر ہے۔ عبداللہ صاحب نے بلاوجہ صفاتی ناموں کی بحث چھیڑ کر قارئین کو دھوکے میں مبتلا کیا ہے۔ رہم

صفاتی ناموں کا انکار نہیں کرتے۔ ہم تو فرقہ وارانہ ناموں کا انکار کرتے ہیں۔ عبداللہ صاحب کیوں آپ ہمارے سلسلہ میں لوگوں کو دھوکہ میں رکھ رہے ہیں۔

قولہ عبداللہ صاحب لکھتے ہیں :-

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان لائے گا اور اس کے عقائد اور اعمال کتاب و سنت کے مطابق ہوں گے تو وہ سچا اور حقیقی مسلم ہوگا ورنہ بصورت دیگر وہ صرف نام ہی کا مسلم ہوگا اور مسلمین کی مردم شماری میں اگرچہ اس کا شمار ہو سکتا ہے لیکن عند اللہ وہ مسلم نہیں ہو سکتا (ص ۳۵)

جواب یہ ہماری تائید ہے۔

قولہ عبداللہ صاحب لکھتے ہیں :-

اس حدیث سے واضح ہوا کہ اس میں جس امام اور جماعۃ المسلمین کا ذکر ہے اس سے مسلمین کا سلطان یا بادشاہ مراد ہے کیونکہ اس روایت میں ائمہ (حکام) کے الفاظ آئے ہیں۔

جواب ائمہ کا لفظ تو بے شک آیا ہے لیکن اس کا ترجمہ حکام آپ نے کیا ہے۔ امیر کے معنی ہیں امر والا یعنی حکم والا لہذا حکام سے بھی امیر یا حکومت مراد ہو سکتا ہے۔ عبداللہ صاحب کوئی ٹھوس دلیل جس سے ثابت ہو کہ امام یا امیر سے مراد خلیفہ ہے پیش کیجئے۔

آپ کا خلیفہ کے بجائے بادشاہ کا لفظ پیش کرنا بھی عجیب ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک بادشاہت بھی اسلامی چیز ہے۔

قولہ پہلی حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ جو جماعت سے ایک بالشت بھی علیحدہ ہوا

تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ دوسری حدیث میں جماعۃ کے بجائے یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص سلطان کی اطاعت سے ایک بالشت بھی نکلا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا گیا ان دونوں احادیث کو ملا کر پڑھنے سے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جماعت سے مراد مسلمین کی امارت و حکومت ہے اور امیر سے مراد مسلمین کا سلطان یا بادشاہ ہے (ص۸۶)

**جواب** سلطان سے مراد آپ کی بادشاہ سے ہے۔ بہت خوب! سلطان کے معنی ہیں قوت، حجت۔ امیر ہر حال میں اپنی مرکزی حیثیت کی وجہ سے ایک قوت ہوتا ہے۔ اس کا حکم اور فیصلہ جماعت کے افراد پر حجت ہوتا ہے۔ امیر تادیبی کارروائی بھی کرتا ہے، سزا بھی دیتا ہے اور یہ سب کچھ اس کے عہدہٴ امارت کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ آپ کے ہاں امیر کٹ پتلی یا مٹی کی مورت ہوتا ہے لہذا آپ اپنی اصطلاح میں امیر کے معنی سوچتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔

عبداللہ صاحب کیا آپ اس خیال میں ہیں کہ مسلمین کی حکومت ہمیشہ قائم رہے گی۔ اگر مسلمین کی حکومت نہیں ہوگی تو کیا اس زمانہ کے لئے شریعت نے کوئی نسخہ تجویز کیا ہے۔ اگر کیا ہے تو بتائیے۔

**قولہ** عبداللہ صاحب لکھتے ہیں:-

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا سے مراد دینی فرقے اور جماعتیں نہیں بلکہ سیاسی جماعتیں اور باغی مراد ہیں (ص۱۰۱)

**جواب** عبداللہ صاحب! یہ کس دلیل سے؟ کیا اسلام میں بھی سیاسی جماعتوں کا وجود ہے؟ اگر ہے تو کیا کوئی سیاسی جماعت ہی حکومت پر قابض ہوگی یا وہ سیاسی جماعت نہیں ہوگی۔ اگر وہ سیاسی جماعت ہوگی تو کیا

اس سے چمٹنا اس لئے ضروری ہے کہ وہ برسرحکومت آگئی ہے۔ اگر برسرحکومت نہ آتی تو اس سے چمٹنا دوزخ میں جانے کے مترادف تھا۔ حدیث میں تو یہ ہے کہ وہ دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہوکر لوگوں کو بلائیں گے جو ان کی بات مان لے گا وہ اسے دوزخ میں دھکیل دیں گے۔ عبداللہ صاحب یہ بتائیے کہ سیاسی جماعتیں سیاسی اختلاف کی بنیاد پر وجود میں آتی ہیں یا دینی اختلاف کی بنیاد پر۔ اگر صرف سیاسی اختلاف کی بنیاد پر وجود میں آتی ہیں تو پھر جب کوئی حکومت نہ ہو تو ان سے چمٹ جانے میں کیا حرج ہے۔ سیاسی اختلاف دینی اختلاف نہیں ہوتا تو پھر دوزخ میں جانے کا باعث کیا ہے۔

قولہ منافقین نے جس طرح صحابہ کرام میں غلط فہمیاں پھیلائیں اور ان کو آپس میں لڑایا (ص ۱۰۳)

جواب کیا صحابہ کرام آپس میں لڑتے تھے، افسوس ہے کہ آپ ایسا عقیدہ رکھتے ہیں! سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (مسلم کو برا کہنا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے) (صحیح بخاری) کیا صحابہ کرام کو آپ اس حدیث کی زد سے بچا سکتے ہیں؟

قولہ عبداللہ صاحب لکھتے ہیں :-

حذیفہ بن یمانؓ کی حدیث تلزم جماعة المسلمين وامامهم جسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اس روایت کے صرف ایک ہی طریقہ سے موصوف نے اپنی امامت اور اپنی جماعت کے لئے استدلال کیا ہے اور دوسرے تمام طرق کو نظرانداز کر دیا ہے (ص ۱۰۶)

**جواب** کیا ان طرق کے الفاظ یکساں ہیں یا مختلف؟ اگر مختلف ہیں تو یہ ثابت کیجئے کہ یہ تمام الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ادا فرمائے تھے اور اگر آپ ثابت نہ کر سکیں اور آپ ہرگز ثابت نہیں کر سکیں گے تو پھر حدیث کا متن مختلف ہونے کی وجہ سے مضطرب ہو جائے گا اور حدیث متناً ضعیف ہو جائے گی۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں لفظ "امام" ہے اور ابو داؤد میں لفظ خلیفہ ہے تو یہ بتلایئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سا لفظ اپنی زبان اقدس سے ادا فرمایا تھا۔ یقیناً وہی لفظ ادا فرمایا ہوگا جس لفظ پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم متفق ہیں۔ ابو داؤد میں یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے لیکن ہر طریق کا متن مختلف ہے۔ جن طرق میں خلیفہ کا نام آیا ہے ان میں چاروں زمانوں کا تعین مفقود ہے اور جس طریق میں چاروں زمانوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر ہے اس میں خلیفہ کا لفظ نہیں ہے۔ الغرض ابو داؤد کی حدیث صحیحین کی حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے معلول ہے اور مختلف المتون ہونے کی وجہ سے مضطرب ہے۔ کیا ایسے طرق کی طرف آپ ہمیں دعوت دے رہے ہیں جن کا متن ہی محفوظ نہیں۔

**قولہ** (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے (صفحہ ۱۰۶)

**جواب** عبداللہ صاحب اس حدیث میں "اَئمۃ" کا لفظ ہے جس کے معنی آپ نے حاکم کئے ہیں۔ حالانکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کے بجائے "قَوْمٌ" ہے۔ بتلایئے کون سا لفظ صحیح ہے۔ مزید برآں یہ الفاظ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت کے مطابق خیر کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ

اس کو تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم پر منطبق کر رہے ہیں جو کہ چوتھے زمانے یعنی شر کے زمانہ کے لئے گئے ہیں۔

حدیث کے الفاظ زیر بحث تیسرے زمانہ یعنی خیر کے زمانہ کے لئے ہیں لہذا " قوم " کا لفظ اس لحاظ سے بھی صحیح ہے۔ اگر خلفاء بھی بقول آپ کے سنّت کے خلاف چلیں گے تو وہ خیر کا زمانہ کیسے ہوگا۔ کیا ترکِ سنت خیر ہے ؟

**قولہ** عبداللہ صاحب لکھتے ہیں :۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ اے حذیفہ تم پر اس امیر کی اطاعت لازم ہے چاہے وہ تمہاری کمر پر مارے اور تیرا مال بھی چھین لے۔ بتائیے اس سے مسلمین کے سلطان کے علاوہ اور کون مراد ہو سکتا ہے (ص۱۰۷)

**جواب** عبداللہ صاحب آپ کی پیش کردہ حدیث میں ابہام ہے معلوم نہیں ہوتا کہ کس زمانہ کے لئے ہیں۔ اوپر میں لکھ چکا ہوں کہ یہ الفاظ تیسرے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ متفق علیہ حدیث کے متن سے ذرا اس کو ملا کر دیکھئے تو صاف ثابت ہوگا کہ یہ الفاظ تیسرے زمانہ یعنی خیر کے زمانہ کے متعلق ہیں۔ اگر یہ الفاظ چوتھے زمانہ کے لئے بھی مان لئے جائیں تب بھی کوئی اشکال نہیں۔ غالباً عبداللہ صاحب کو کمر پر مارنے کے الفاظ سے دھوکا ہو رہا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کام تو خلیفہ ہی کر سکتا ہے۔ یہ عبداللہ صاحب کی غلط فہمی ہے۔ کیا انہیں حزب اللہ میں مارا نہیں گیا، کیا خاکسار جماعت کے ارکان کی کمر پر ان کی کسی غلطی کی وجہ سے کوڑے نہیں مارے جاتے تھے، عبداللہ صاحب یہ چیز اگر آپ کو عملاً دیکھنی ہو تو جماعت المسلمین میں بھی آکر آپ دیکھ

سکتے ہیں۔

**قولہ** عبداللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

اِنْ کَانَ لِلّٰہِ تَعَالٰی خَلِیْفَۃٌ فِی الْاَرْضِ فَضَرَبَ ظَھْرَکَ وَ اَخَذَ مَالَکَ فَاَطِعْہُ وَ اِلَّا فَمُتْ وَ اَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَۃٍ

اور اگر اس وقت زمین میں کوئی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہو اور وہ تیری کمر پہ مارے اور تیرا مال چھینے تب بھی اس کی اطاعت کر اور اگر (کوئی خلیفہ) نہ ہو تو کسی درخت کی جڑ میں بیٹھ جا اور وہیں مر جا (ص۱۰۸)

**جواب** عبداللہ صاحب آپ اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ خلیفہ تو ہے نہیں پھر آپ مر کیوں نہیں جاتے۔ کسی درخت کے نیچے بیٹھ جائیں اور مر جائیں۔

نوٹ :۔ حدیث بالا کا ترجمہ ہم نے وہی نقل کیا ہے جو عبداللہ صاحب نے لکھا ہے۔ اگرچہ ہمیں اس ترجمہ سے بھی اختلاف ہے۔

عبداللہ صاحب ہم تو اس پر عمل نہیں کر سکتے اس لئے کہ اس کا متن صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے معلول ہے۔ ابو داؤد نے اس کو کئی سندوں سے نقل کیا ہے لیکن ہر سند کے الفاظ مختلف ہیں ان تمام سندوں میں ایک راوی سبیع مشترک ہے جو کبھی باپ بن جاتا ہے اور کبھی بیٹا۔ ایسا راوی جو اپنا نام اور اپنی ابنیت بدلتا رہے بہت خطرناک ہوتا ہے۔ ہم ایسی معلول اور مضطرب المتن حدیث پر عمل نہیں کر سکتے۔ ہم تو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

**قولہ** عبداللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ یَوْمَئِذٍ

پس اگر تو ان دنوں میں کوئی خلیفہ

خَلِيفَةٌ فَاهْرِبْ حَتّٰى تَمُوْتَ فَاِنْ تَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ — نہ پائے تو (تمام فرقوں سے) بھاگ کھڑے ہونا (ص۱۰۸)

جواب | عبداللہ صاحب نے پوری حدیث کا ترجمہ نہیں کیا اور جس حصہ کا ترجمہ کیا وہ صحیح نہیں کیا۔ صحیح ترجمہ درج ذیل ہے :۔

"اگر تو اس زمانہ میں کسی خلیفہ کو نہ پائے تو بھاگ جانا یہانتک کہ تجھے موت آئے، اگرچہ موت اس حال میں آئے کہ تو (جڑیں) چبانے والا ہو۔"

عبداللہ صاحب، آپ نے پورا ترجمہ کیوں نہیں کیا؟

عبداللہ صاحب، (تمام فرقوں سے بھاگ کھڑے ہونا) یہ ترجمہ کن الفاظ کا ہے۔

عبداللہ صاحب یہ دو حدیثیں جو آپ نے نقل کی ہیں ان احادیث کی روشنی میں آپ کو اب تک مرجانا چاہیئے تھا یا اگر مرتے نہیں تو درخت کی جڑیں تو چباتے رہتے، اسی حالت میں کبھی موت آہی جاتی۔

قولہ | عبداللہ صاحب لکھتے ہیں :۔

اس لئے یہ انتہائی ضروری تھا کہ اہل حق کا نام ان کے کام کی مناسبت سے اہل السنۃ والجماعۃ اور اہل الحدیث ہو جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں اور جاں نثاروں کو صحابی یا صحابہ کہا جاتا تھا (ص۱۱۹)

جواب | اس میں کونسا علمی پہلو ہے۔ کیا صحابہ فرقہ وارانہ نام تھا۔ کیا صحابہ کا نام اہلحدیث بھی تھا؟

قولہ | مسلمین کا ایک گروہ اگر دشمنوں سے برسر پیکار رہے تو انہیں مجاہدین کا نام دے دیا جاتا ہے (ص۱۱۹)

**جواب** کیا خوب مثال ہے! کیا مجاہدین کسی فرقہ کا نام ہوتا ہے؟ کیا مجاہدین کا کوئی خاص مسلک یا مذہب ہوتا ہے یا ان کی کوئی خاص فقہ ہوتی ہے؟

**قولہ** عبداللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں دو فرقے ہو جائیں گے اور ان میں ایک (تیسرا) فرقہ پیدا ہوگا اور اس فرقہ کو وہ جماعت قتل کرے گی جو ان میں حق سے زیادہ قریب ہوگی (ص ۱۲۱)

**جواب** ایک فرقہ حضرت علیؓ کے ساتھ تھا اور ایک حضرت معاویہؓ کے۔ حدیث کے مطابق یہ دونوں فرقے حق پر تھے۔ عبداللہ صاحب کیا آپ کے یہ ۷۲ فرقے بھی حق پر ہیں۔ اگر نہیں تو پھر اس حدیث سے آپ کے فرقوں کو کیا نسبت؟

عبداللہ صاحب، کیا یہ دینی فرقے تھے، کیا ان کے مذاہب و مسالک الگ الگ تھے، کیا ان کی فقہیں علیحدہ علیحدہ تھیں؟ اگر نہیں تو پھر اصطلاح شرع میں یہ فرقے نہیں رہے۔ ان کا اختلاف تاخیر اور عجلت کا اختلاف تھا۔ وہ محض لغوی اعتبار سے فرقے تھے نہ کہ شرعی اعتبار سے۔

عبداللہ صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ فرقہ کا لفظ برا نہیں ہے۔ اگر ہم فرقہ ہیں تو کیا ہوا۔ عبداللہ صاحب آپ مانیں یا نہ مانیں اصطلاح شرع میں تو "فرقہ" کا لفظ برا ہی سمجھا جاتا ہے۔ اگر آپ اچھا سمجھتے ہیں تو اور فرقے بنالیں مگر یاد رکھیئے یہ قرآن مجید کی مخالفت ہوگی۔

**قولہ** عبداللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

اور مسلمین کا ایک گروہ برابر حق پر لڑتا رہے گا اور اپنے مخالفوں پر قیامت تک غالب رہے گا (ص ۱۲۹)

جواب | عبداللہ صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کیونکہ جماعت المسلمین ہمیشہ نہیں رہی لہٰذا وہ حق پر نہیں۔ ہم عبداللہ صاحب سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس جماعت کی نشاندہی کریں جو اپنے امتیازی نام کے ساتھ ہمیشہ موجود رہی ہو، حق پر جنگ کرتی رہی ہو اور اپنے مخالفین پر غالب رہی ہو۔

عبداللہ صاحب آپ نے استمرار و تسلسل کو تسلیم تو کیا ہے (ص۱۲۷) اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ فرق ہے تو یہ کہ ہم تسلسل بالانقطاع تسلیم کرتے ہیں اور آپ تسلسل بلاانقطاع تسلیم کرتے ہیں۔ آپ کے تسلیم کردہ معنٰی کے لحاظ سے حدیث کی پیشن گوئی معاذ اللہ صحیح ثابت نہیں ہوتی۔ کیا آپ کو یہ منظور ہے۔

قولہ | طائفۃ من امتی قیامت تک برابر دنیا میں رہیں گے جبکہ جماعۃ المسلمین (مسلمین کی حکومت و امارت) کبھی قائم ہوگی اور کبھی نہ ہوگی (ص۱۲۹)

جواب | عبداللہ صاحب طائفۃ من امتی تو ہمیشہ لڑتا رہے گا، ہمیشہ اپنے دشمنوں پر غالب اور قاہر رہے گا (صحیح مسلم) تو پھر وہ حکمراں کیوں نہیں ہوگا، وہ جماعت المسلمین کیوں نہیں ہوگا۔ اس علمی نکتہ کو تو عبداللہ صاحب ہی سمجھ سکتے ہیں۔

قولہ | ص۱۳۰ سے ص۱۴۲ تک عبداللہ صاحب نے اقوال الرجال نقل کئے ہیں اور اہل حدیث کی مدح و ثنا کی ہے۔

جواب | ہم بھی اہلحدیث کی مدح و ثناء کے قائل ہیں لیکن ہم اہلحدیث سے محدثین مراد لیتے ہیں، فرقہ اہلحدیث مراد نہیں لیتے۔ مزید برآں عبداللہ صاحب جب آپ اقوال الرجال کو حجت نہیں مانتے (ملاحظہ ہو آپ کی کتاب کا ص۱۵) تو ہمارے سامنے اقوال الرجال کو کیوں پیش کرتے ہیں۔ ہم بھی اقوال الرجال کو حجت نہیں مانتے۔

قولہ | عبداللہ صاحب سوال کرتے ہیں: کیا ہر مسلم اہلحدیث ہو سکتا ہے (ص ۱۴۲)

جواب | جی نہیں۔ ہر مسلم اہلحدیث یعنی محدث یا اہل علم نہیں ہو سکتا۔ محدث ہونے کے لئے حدیث کا وسیع علم ضروری ہے۔ جاہل کو عالم کیسے کہہ سکتے ہیں؟

قولہ | عبداللہ صاحب لکھتے ہیں :۔

جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریگا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔ کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آجائیں (بحوالہ سورۂ نساء ۔۔ ۷۰) (ص ۱۴۲)

جواب | عبداللہ صاحب آیت مذکورہ بالا سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اہل علم کا رفیق ہے تو وہ بھی اہل علم ہے۔ عبداللہ صاحب ذرا بتایئے کہ جو شخص آیت مذکورہ بالا کے مطابق انبیاء کا رفیق ہوگا وہ خود بھی نبی ہوگا۔ یہ خوب! یہ تو وہی استدلال ہے کہ جو قادیانی اس آیت کے ذریعہ پیش کرتے ہیں۔ کاش عبداللہ صاحب آپ اس علمی نکتہ سے توبہ کریں۔ آپ تو قادیانیوں کے ہاتھ میں ہتھیار دے رہے ہیں۔

قولہ | جاہل کے اہلحدیث ہونے کے سلسلہ میں ایک دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں :۔ آدمی اس شخص کے ساتھ ہوگا کہ جس سے اس نے محبت کی (بحوالہ صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جواب | عبداللہ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ جو اہلحدیث سے محبت کرے گا وہ اہلحدیث (محدث) ہی ہوگا۔ بہت خوب یا عبداللہ صاحب تو ہر شخص کو محدث کی سند دے رہے ہیں۔ یہ سند تو بڑی سستی ہے، بس محبت کر دو اور سندِ علم لے لو۔

عبداللہ صاحب ذرا بتایئے کہ جو شخص انبیاء سے محبت کرے وہ آپ کے اصول کے مطابق نبی ہوگا یا نہیں ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟

عبداللہ صاحب نے قادیانیوں کے ہاتھ میں ایک اور ہتھیار دے دیا۔ آخر قادیانیوں پر اتنا لطف و کرم کس لئے ؟

**قولہ** ان تمام حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اہل حق کے لئے اہل السنۃ والجماعۃ کی اصطلاح اور نام صحابہ کرام کے دور ہی سے مشہور ہو گیا تھا (ص ۱۶۰)

**جواب** یہ سب اقوال الرجال ہیں۔ آپ کی طرح ہم بھی اقوال الرجال کو نہیں مانتے۔ آپ قرآن مجید اور احادیث نبوی پیش کریں اور اپنے نام کو انہی دو دلیلوں سے ثابت کریں اور یہ آپ ہرگز نہیں کر سکیں گے تو پھر توبہ کر لیجئے۔

آج کل تو بریلوی اپنے کو اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں۔ کہیئے کیا خیال ہے؟ بریلوی :۔ جانے میں کوئی حرج تو نہیں ؟

**قولہ** ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ طائفہ منصورہ ملک شام اور بیت المقدس کے اطراف غالباً شام اور بیت المقدس کے درمیانی علاقہ میں ہے لہٰذا ان احادیث کی موجودگی میں موصوف کا یہ بے بنیاد دعویٰ بھی بے وقعت ہو کر رہ گیا کہ وہ اور ان کی جماعت ہی حقیقی مسلم اور جماعت المسلمین ہیں (ص ۱۶۳)

**جواب** حدیث کی رو سے اور عبداللہ صاحب کی تحریر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ طائفہ منصورہ ہمیشہ رہے گا بلکہ عبداللہ صاحب تو طائفہ منصورہ کو بلا انقطاع مانتے ہیں تو اب ان کی مندرجہ بالا تحریر سے یہ نتیجہ نکلا کہ اس وقت

طائفہ منصورہ شام میں ہے یا بیت المقدس کے اطراف میں ہے۔ شام میں آجکل بعث پارٹی کی حکومت ہے جو کمیونسٹ ہے اور بیت المقدس اسرائیل کے قبضہ میں ہے۔ عبداللہ صاحب کی تحریر سے نتیجہ یہ نکلا کہ بعث پارٹی یا اسرائیل طائفہ منصورہ ہے کیونکہ طائفہ منصورہ کا حدیث کی رو سے غالب ہونا ضروری ہے۔

**قولہ** اس حدیث سے ایک بہت بڑی حقیقت یہ بھی معلوم ہوئی کہ آخری زمانہ میں مسلمین بہت زیادہ تعداد میں ہوں گے جبکہ امام فتنہ کا اعلان ہے کہ دنیا میں ان کے اور ان کی جماعت کے علاوہ کوئی مسلم نہیں (ص ۱۶۷)

**جواب** عبداللہ صاحب آخری زمانہ کا تعین کر دیں پھر ہم سے جواب لیں۔

**قولہ** موصوف نے حذیفہ کی روایت کے الفاظ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا (تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا) سے دانستہ طور پہ دینی فرقے مراد لئے ہیں جب کہ ہم نے گذشتہ اوراق میں ثابت کیا ہے کہ اس سے سیاسی فرقے یا حکومت کے باغی مراد ہیں (ص ۱۶۷)

**جواب** عبداللہ صاحب کا منشاء یہ ہے کہ صرف اس سیاسی پارٹی سے چمٹے رہو جو اقتدار میں ہو اور دوسری سیاسی پارٹیوں یا احزاب اختلاف سے دور رہو۔ اس کا نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ اگر دوسری پارٹی اقتدار میں آجائے تو پھر اس کا ساتھ دینا چاہیے مگر یہ تو وہی پارٹی ہو گی جو پہلے دوزخ میں دھکیل رہی تھی، تو کیا اب اقتدار میں آتے ہی وہ جنت میں داخل کر دے گی یا عبداللہ صاحب کا منشاء یہ ہے کہ کسی سیاسی پارٹی کی حکومت قائم ہوتے ہی دوسری سیاسی پارٹیاں ختم ہو جانی چاہئیں تو عبداللہ صاحب پھر اس اسلامی سیاسی اصول سے آپ لوگوں کو باخبر کیوں نہیں کرتے۔ آج کل تو جمعیت اہلحدیث بھی سیاسی پارٹی ہے اور وہ برسر اقتدار نہیں ہے

تو کیا وہ لوگوں کو دوزخ میں دھکیل رہی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو عبداللہ صاحب پھر تو آپ کو مسلک اہلحدیث سے توبہ کر لینی چاہیئے۔

عبداللہ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ فرقوں سے حکومت کے باغی مراد ہیں۔ عبداللہ صاحب باغی تو جب ہوں گے جب کوئی حکومت ہو گی یعنی بقول آپ کے جب جماعت المسلمین مع اپنے امام کے ہو گی۔ آپ تو جماعت المسلمین سے حکومت مراد لیتے ہیں اور حکم یہ ہے کہ جب جماعت المسلمین یعنی بقول آپ کے حکومت نہ ہو تو فرقوں سے یعنی بقول آپ کے باغیوں سے علیحدہ رہو تو اب یہ بتلایئے کہ جب حکومت ہی نہیں ہو گی تو حکومت کے باغی کہاں سے آئیں گے۔ تعجب ہے آپ فرقوں سے حکومت کے باغی مراد لیتے ہیں حالانکہ اس زمانہ میں حکومت ہو گی ہی نہیں۔ عبداللہ صاحب خود کہیئے آپ نے ہمارا علمی محاسبہ کیا ہے اب آپ دیکھیں یہ ہمارا علمی محاسبہ ہے یا آپ کا اپنا علمی محاسبہ ہے۔ ہم تو کہتے ہیں آپ کی کتاب کی اشاعت ہونی چاہیئے تاکہ لوگ ہماری تائید کریں اور آپ کا علمی محاسبہ کر سکیں۔

قولہ | جماعت المسلمین کے ذیلی عنوان کو خلافت اور اس کے متعلقات میں نقل کر کے موصوف نے خود ہی اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ وہ جماعت المسلمین سے حکومت یا خلافت ہی مراد لیتے ہیں (ص۱۷)

جواب | عبداللہ صاحب آپ نے ہماری مراد کو صحیح نہیں سمجھا۔ جماعت المسلمین و امامہم سے ہماری مراد حکومت نہیں ہے ہماری مراد یہ ہے کہ جماعت المسلمین ہی خلافت کا پیش خیمہ ہوتی ہے لہٰذا اس کا ذکر خلافت اور اس کے متعلقات ہی کے ضمن میں آنا چاہیئے۔

قولہ | اس حدیث میں جماعت کے بجائے بادشاہ کے الفاظ اس بات کو غیر

مبہم الفاظ کے ساتھ ثابت کرتے ہیں کہ اس حدیث میں جماعت سے حکومت وامارت ہی مراد ہے (ص۱۷۹)

جواب: کسی حدیث میں بادشاہ یا ملک کا لفظ نہیں ہے۔ عبداللہ صاحب نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ خلیفہ کی جگہ یا اس کے ساتھ ساتھ بادشاہ کا لفظ استعمال کیا ہے گویا ان کے نزدیک بادشاہت بھی اسلامی چیز ہے۔

قولہ: امام محمد ناصر الدین الالبانی موجودہ دور کے عظیم محدث اور فن اسماء الرجال کے ماہر ہیں (ص۱۸۱)

جواب: عبداللہ صاحب البانی صاحب کو کتنی حدیثیں مع سند اور احوال رجال کے زبانی یاد ہیں۔ کیوں آپ مبالغہ آمیز تعریف کرتے ہیں۔ محدثین تو گذر گئے اب تو وہ لوگ رہ گئے ہیں جو ان کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں۔

قولہ: عبداللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

ایک شخص نے کہا کہ ان (کراچی کی جماعت المسلمین والوں) سے گفتگو کی گئی تو انھوں نے بحث کے دوران کہا کہ علامہ البانی کے علاوہ اس دنیا میں جس قدر علماء ہیں وہ سب کافر ہیں (ص۱۸۹)

جواب: "ایک شخص نے کہا" یہ کون شخص ہے؟ ذرا اس کا نام بتائیے۔ کراچی کی جماعت المسلمین والوں سے گفتگو ہوئی۔ عبداللہ صاحب یہ کون لوگ ہیں۔ ان کا نام بتلایئے۔

وہ شخص بھی مجہول اور یہ لوگ بھی مجہول بتایئے ایسی روایت کو کون مانے گا؟ یہ ہم پر اتہام ہے ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ عبداللہ صاحب الزام لگا لگا کر آپ جماعت المسلمین کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ ہم بہت محتاط انداز میں بات کرتے ہیں۔ ہم تو حدیث سنا دیتے ہیں نتیجہ آپ خود نکال لیتے ہیں تو اب آپ جانیں

اور حدیث جاتے۔

قولہ: عبداللہ صاحب فرماتے ہیں :۔

افتراق امت والی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرقہ ناجیہ کا نام الجماعۃ ہے (صـ۱۹۴)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارا نام مسلمین رکھا ہے (صـ۱۹۲)

جوابنا: یہ ہماری تائید ہے۔ فرقہ ناجیہ کو اگر لغوی اعتبار سے کوئی فرقہ کہے تو کہے لیکن حدیث کی رو سے اس کا نام الجماعۃ ہے۔

عبداللہ صاحب یہ بتایئے کہ ۷۲ جہنمی فرقوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو الجماعۃ یعنی جماعۃ المسلمین میں شامل کیوں نہیں کیا؟ کیا وہ ۷۲ فرقے مسلم نہیں ہوں گے؟

# عبداللہ دامانوی صاحب کی کتاب کا خلاصہ

## ① تائیدی عبارات

۱۔ محدثین کی جماعت کو اہل الحدیث کہا جاتا ہے (صـ)

۲۔ آج تک کسی مسلم عالم نے اس بات کا انکار نہیں کیا کہ "اہل الحدیث" سے مراد محدثین کی جماعت ہے (صـ)

۳۔ امام مسلم نے بھی محدثین کو اہل الحدیث کہا (صـ حاشیہ)

۴۔ اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ ہمارا ذاتی نام مسلم ہے (صـ۱۰)

۵ - اہل الحدیث کے نزدیک معیارِ حق اور حجت صرف دو چیزیں ہیں :-
(۱) قرآن مجید
(۲) صحیح احادیث (ص ۱۸)

۶ - اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے (ص ۳۴)

۷ - اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ ہمارا ذاتی نام مسلم ہی ہے (ص ۳۴)

۸ - افتراق امت والی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرقہ ناجیہ کا نام الجماعۃ ہے (ص ۱۹۴)

۹ - اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارا نام مسلمین رکھا ہے (ص ۱۹۴)
مندرجہ بالا تمام عبارتیں ہماری تائید میں ہیں -

**ایک سوال** اوپر نمبر ۵ میں کہا گیا ہے کہ معیار حق صرف قرآن مجید اور صحیح احادیث ہیں۔ آپ کا نام اہلحدیث ان دونوں حق کے معیاروں میں نہیں ہے تو اب آپ کے نام کو کیا کہا جائے حق یا ناحق -

# ② الزامات

۱ - یہ فرقہ محدثین (اہل الحدیث) کا سخت دشمن ہے (ص ۶)

۲ - فرقہ مسعودیہ والے انتہائی دیدہ دلیری کے ساتھ محدثین کی تکفیر کر رہے ہیں (ص ۱۴)

۴۔ انہوں نے بھی سلف صالحین پر بھی ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے (ص۲۵)

مندرجہ بالا سب بہتان ہیں۔

## ③ طنز

۱۔ اب وہ صرف اپنے چاہنے والوں ہی کے بلے تاج بادشاہ ہوں (ص۸۳)

۲۔ کیا موصوف کے وہی تیور نہیں ہیں جو خوارج کے تھے (ص۳۲)

۳۔ اس طرح کا دعویٰ تو وہی کر سکتا ہے جس کے ذہن میں نبی ہونے کا خیال سما گیا ہو (ص۲۳)

۴۔ اگر موصوف کا ارادہ دعویٰ نبوت کا ہے تو وہ کھل کر سامنے کیوں نہیں آجاتے (ص۲۸)

۵۔ معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کو دنیاوی شہرت حاصل کرنے کے جنون نے اس حد تک اندھا کر دیا ہے کہ وہ عذاب جہنم سے بھی غافل ہو گئے ہیں (ص۱۰۱)

۶۔ ممکن ہے کہ کل موصوف اپنے نام مسعود احمد کا بھی انکار نہ کر دیں اور کہنے لگیں کہ "میرا نام اب صرف مسلم ہے لہذا اب مجھے مسعود احمد نہ کہا جائے۔" (ص۸۳)

۷۔ موصوف نے بھی ضرور سوچا ہو گا کہ وہ بھی امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیں (ص۹۱)

۸۔ موصوف نے آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا اپنی امامت اور جماعت المسلمین کا نعرۂ مستانہ بلند کر دیا (ص۹۱)

۹۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ موصوف نے ان تمام اہل علم محدثین کو بھی دائرہ اسلام سے یا کم از کم اپنی جماعت المسلمین سے خارج کر دیا ہو، موصوف کو چاہیئے کہ وہ ہمت سے کام لیں اور ڈاکٹر عثمانی علیہ ما علیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان تمام محدثین پر کفر کا فتویٰ داغ دیں کیونکہ محدثین نے یہ نام رکھ کر موصوف کے نزدیک کھلے کفر کا ارتکاب کیا ہے (ص۱۳۴)

۱۰۔ اگر انہیں امام یا بادشاہ ہی بننا تھا تو کم از کم تمام اخبارات میں یہ اشتہار دے دیتے "تھا جس کا انتظار وہ امام آگیا۔" (ص۱۰۹)

تبصرہ | مندرجہ بالا عبارات میں کتنا طنز ہے !! قارئین کرام غور فرمائیں.

## ④ تحریف

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کا فیصلہ آجائے گا اور وہ غالب ہوں گے (ایک روایت میں ہے کہ میری امت کا ایک طائفہ یعنی گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا، صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۷۲۸۹ بحوالہ صحیح مسلم وغیرہ وقال صحیح) یہ برتری دلائل کے ساتھ ہوگی (ص۷)

تبصرہ | حدیث میں تو یُقَاتِلُوْنَ ہے جس کے معنی ہیں کہ وہ جنگ

کرتے رہیں گے۔ میدانِ جنگ میں غالب ہوں گے، قَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّهِمْ وہ اپنے دشمن پر قاہر ہوں گے۔

قارئین کرام، خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیے یہ تحریف معنوی ہے کہ جنگ کو دلائل میں تبدیل کر دیا۔

# ⑤ مضحکہ خیز اور عجیب وغریب

۱۔ مختصراً عرض ہے کہ اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ اس "جماعت" سے مراد مسعود صاحب کی جماعت نہیں ہے بلکہ یا تو امارت و حکومت والی سیاسی جماعت ہے یا پھر صحابہ اور اہلِ حق (یعنی اہل الحدیث) کی جماعت (ص۱۶)

ہمارا دعویٰ ہے کہ اس حدیث میں جماعت سے مراد مسلمین کی امارت و حکومت ہے اور امام سے مراد مسلمین کا خلیفہ ہے (ص۸۵)

**تبصرہ** معلوم نہیں ان دونوں عبارتوں میں سے کونسی عبارت صحیح ہے۔ اگر جماعت سے مراد اہل حدیث کی جماعت ہو سکتی ہے حالانکہ وہ حکمران کبھی نہیں ہوئے تو پھر ہماری جماعت المسلمین مراد کیوں نہیں ہو سکتی۔ فرق کی آخر کیا وجہ ہے؟

مزید برآں یہ چیز انہیں بھی تسلیم ہے کہ اہلحدیث کو سیاسی غلبہ حاصل نہیں۔ لکھتے ہیں :- اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان بہکانے والے شیاطین سے اپنی پناہ میں رکھے اور اہل الحدیث (یعنی محدثین) کو اس

دنیا میں سیاسی غلبہ دے کر ان کی جماعۃ المسلمین اور ان کا امام یعنی خلیفہ قائم کر دے (ص ۱۹)

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ " جماعۃ المسلمین وامامھم " سے مراد اہلحدیث نہیں ہو سکتے اس لئے کہ وہ تو دعاء کر رہے ہیں کہ انکی جماعۃ المسلمین قائم ہو جائے اور اوپر لکھا ہے کہ " جماعت المسلمین وامامھم " سے مراد اہل حق (یعنی اہل الحدیث) کی جماعت (ہے)۔ معلوم نہیں کونسی عبارت صحیح ہے۔

حق کی مخالفت ایسے ہی گل کھلاتی ہے۔

# ⑥ قبیح القاب

۱۔ مالیخولیا (کا مریض) (ص ۳۰)
۲۔ ڈاکٹر عثمانی کا روحانی بھائی (ملخصًا) (ص ۲۴) (ص ۱۰۶)
۳۔ احمق (ص ۲۹)
۴۔ آشفتہ سر (ص ۸۳)
۵۔ امام فتنہ (ص ۱۶۴)

# ⑦ صفاتی نام

صفاتی ناموں پر بڑی طویل بحث کی گئی ہے۔ کتاب کے صفحے کے صفحے سیاہ کر دئے ہیں دیکھنے والا یہ سمجھنے پر مجبور ہوتا ہے کہ دلائل کی بھرمار کر دی

گئی ہے حالانکہ صفاتی ناموں کا ہم انکار ہی نہیں کرتے۔ ہم تو کسی صفتی نام کو فرقہ وارانہ امتیازی نام قرار دینے پر اعتراض کرتے ہیں۔

صفاتی ناموں کا انبار غلط بحث کے سوا کچھ نہیں۔ عبداللہ صاحب فرقہ وارانہ نام کی دلیل چاہیئے نہ کہ صفتی نام کی۔ ہم تو یہ پوچھتے ہیں کہ اہل ایمان کا اصلی اور ذاتی نام کیا ہے۔ آپ جواب دیتے ہیں مسلم (ص۲۴) تو پھر اختلاف کیا ہے؟

## ⑧ اقوال الرجال

اقوال الرجال پر صفحے کے صفحے سیاہ کر دئے ہیں۔ ہم نے ان اقوال کا کوئی جواب نہیں دیا اس لئے کہ ہم ان اقوال کو حجت ہی نہیں سمجھتے اور ہم ہی کیا حجت نہیں سمجھتے عبداللہ صاحب بھی حجت نہیں سمجھتے (ص۱۸)

عبداللہ صاحب نے صفاتی نام اور اقوال الرجال کو اس کثرت سے نقل کیا ہے کہ کتاب کی ضخامت بہت بڑھ گئی ہے۔ اتنی ضخیم کتاب کو دیکھ کر کم علم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت المسلمین کی کمر ٹوٹ گئی اور وہ لاجواب ہو گئے حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔

مرکز جماعت المسلمین گیلان آباد کھوکھراپار ۲/۱ ۲ کراچی

فون 4407524، 4507305 فیکس 4507305